رپیٹ اعمال فرح

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳۰ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۳۰ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۲۹ اگست — کل مؤرخہ ۲۸ اگست کو نمازِ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں علمی تقاریر کے نہایت ہی مبارک سلسلہ کا پانچواں ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادا فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو عزیز نصیر الحق ابن مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مبشر احمد صاحب وسیم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اِس اجلاس میں تقاریر کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" مقرر کی گئی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے کتاب مذکور کے دیباچہ کا خلاصہ بیان کیا۔ آپ کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر، مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی، مکرم میجر عارف زمان صاحب اور مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر نے علی الترتیب کتاب کے چاروں ابواب میں سے ایک ایک باب کا خلاصہ پیش کر کے وہ تمام دلائل ذہن نشین کرائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتارے جانے اور پھر طویل سفر اختیار کر کے آپ کے کشمیر آنے اور یہاں بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو پیغامِ حق پہنچانے اور انہیں راہِ راست پر لانے کے بعد یہیں وفات پانے اور مدفون ہونے کے متعلق کتاب مذکور میں درج فرمائے ہیں۔ ان میں علی الترتیب اناجیلِ اربعہ کی شہادتیں، قرآن شریف اور احادیثِ صحیحہ کی شہادتیں، طبابت کی کتابوں سے لی گئی شہادتیں اور کتبِ تواریخ سے فراہم ہونے والی شہادتیں بھی شامل ہیں۔

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ایک مختصر لیکن نہایت مؤثر اور ایمان افروز خطاب سے نوازتے ہوئے غلبۂ اسلام کے نہایت روشن اور واضح آثار پر روشنی ڈال کر احباب کو اِس ضمن میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ ہم نے تجھے جو علوم اور حقائق و معارف عطا کئے ہیں اور جو قوتِ قدسی تجھے عطا کی گئی ہے اور تیری وجہ سے انتشارِ روحانیت اور حق و صداقت کی اشاعت کے لئے (باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے

صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہو گا

"اب وقت تنگ ہے۔ مَیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اِس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوعِ انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہو گا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ اور اس تعلیم پر جو مَیں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو مَیں نے پیش کی ہے۔ عبد اللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدِنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۶ء

زلزلے

(۲)

ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کا ایک سو ساتواں نشان حسب ذیل بیان فرمایا ہے۔

"کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں اور دس لاکھ آدمی اب تک بے خانماں ہیں۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے۔ نہ صرف پنجاب کا۔ اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں، نہ صرف پنجاب کے لئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا تعالےٰ کی کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ حق چھپ جائے۔ مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶)

سان فرانسسکو کا زلزلہ بھی ۱۹۰۶ء میں آیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۰۶ء ہی میں دال پرزد (Valparaiso) جنوبی امریکہ میں زبردست زلزلہ آیا۔

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

ان زلزلوں اور آفات کی وجہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب ذیل فرماتے ہیں:

"اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۵۷)

اس کے بعد حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

ہم دیکھتے ہیں کہ حضور اقدس علیہ السلام کی یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اور اسی ترتیب سے پوری ہوئی ہے جس ترتیب سے بیان کی گئی ہے۔ یہ آفات پہلے یورپ سے ہی شروع ہوئیں اور بعد میں ایشیا اور پھر جزائر میں پھیلتی چلی گئیں۔ جزائر میں جاپان بھی شامل ہے۔ چنانچہ گذشتہ عالمگیر جنگ میں جاپان کا مصنوعی خدا (ہیروہیٹو) بالکل بے دست و پا ہو گیا۔ امریکہ نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی بم گرائے۔ جن کے اثرات اب تک موجود ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے حسب ذیل قابل غور باتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر دی گئی ہے کہ دنیا میں نہ صرف بڑے بڑے ہولناک زلزلے رونما ہونے والے ہیں بلکہ کئی قسم کی دیگر آفات بھی جو بعض آسمان اور بعض زمین سے نکلیں گی انسانوں پر مسلط ہوتی جائیں گی۔

دوم۔ یہ کہ آفات انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آ رہی ہیں۔ کیونکہ دنیا والوں نے اللہ تعالےٰ کی عبادت کو چھوڑ کر صرف دنیا کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔

سوم یہ کہ اللہ تعالےٰ یہ آفات بغیر پہلے انتباہ کے نہیں لاتا۔ چنانچہ اس نے اپنی سنت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو متنبہ کر دیا۔ کہ وہ گناہوں کی زندگی سے توبہ کر لیں۔ اور نبیوں کی پرستش چھوڑ کر وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کی طرف رجوع کریں۔ مگر دنیا نے آپ کی وعید کو سنی ان سنی کر دیا۔

چہارم۔ یہ کہ یہ آفات عالمگیر ہونگی۔ کسی ایک ملک یا قوم کے ساتھ خاص نہیں ہونگی

پنجم۔ یہ کہ اللہ تعالےٰ غضب میں تعجیل سے کام نہیں لیتا بلکہ کافی ڈھیل دیتا ہے۔ جب دنیا باز نہیں آتی اور بار بار انتباہ کے گمراہی کے راستوں پر رواں دواں چلی جاتی ہے۔ تو آخر اللہ تعالےٰ اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ انتباہ کر کے عذاب نازل کرتا ہے۔ مگر اس پر بھی وہ دھیما پن سے کام لیتا ہے۔ اور اگر لوگ توبہ کر لیں۔ تو وہ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب ان سے اٹھا لیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بار بار اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عذاب الیم سے بچنے کا یہی نسخہ ہے کہ انسان از سر نو اللہ تعالےٰ کی عبادت کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کی راہوں میں جان و مال سے جہاد کرے۔

تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

(وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے)

خطبۂ نکاح

جماعتِ احمدیہ کے ذریعے اسلامی اخوّت اور بین الاقوامی برادری کا احیاء ہو رہا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

مؤرخہ ۱۷ اگست کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حنیفہ نیلوفر صاحبہ بنت محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کے نکاح کا جو مکرم رفیق چانن صاحب (سوئس نومسلم) کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

جس نکاح کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں وہ عزیزہ حنیفہ نیلوفر کا ہے جو میرے ماموں خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح

ہمارے غیر ملکی احمدی بھائی

مسٹر رفیق چانن صاحب کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ مسٹر رفیق چانن صاحب سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد کا نام مسٹر جان چانن ہے۔ آپ اس وقت مرالہ ضلع سیالکوٹ میں کام کرتے ہیں۔

اسلام نے انسان انسان کے درمیان ہر قسم کی تفریق اور امتیاز کو مٹا کر تمام بنی نوع انسان کو ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے اور ایک بین الاقوامی برادری قائم کی ہے۔

اسلام کے ابتدائی زمانہ میں

ہی اس پہ ہر طرف سے حملہ کیا گیا اور اسے مٹانے کے لئے طاقت کے استعمال کو جائز اور ضروری سمجھا گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ معجزہ دکھایا تھا کہ اس تلوار کو جو اسلام کے خلاف نیام سے نکالی گئی تھی تلوار ہی کے ذریعہ توڑ دیا گیا۔ اُسے بے اثر کر دیا گیا اور دشمن اپنے ارادہ میں ناکام و نامراد ہوا۔ اس وقت کی دُنیا میں اسلام نے ایک بین الاقوامی برادری قائم کی۔ اس وقت بڑی کثرت سے ایک ملک کے رہنے والوں کے رشتے دوسرے ملک کے رہنے والوں سے ہوتے تھے۔ اور یہ نہیں ہوتا تھا کہ ملکِ عرب کا رہنے والا مرد عرب کی لڑکی سے ہی شادی کرے اور مصر کا رہنے والا مصری لڑکی سے ہی ازدواج کا تعلق قائم کرے۔ بلکہ

اسلام نے مختلف نسلوں کو باہم ملا دیا

اور اس طرح ثابت کر دیا کہ انسان انسان اور ملک ملک میں جو فرق پایا جاتا ہے۔ رنگوں اور نسلوں میں جو فرق پایا جاتا ہے اس کی اور ان دوسرے امتیازوں کی جو اسلام سے پہلے دنیا میں موجود تھے کوئی حیثیت نہیں۔ انسان جہاں بھی ہو انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اسلامی شریعت اور برادری میں کسی انسان کو انسان ہونے کی حیثیت سے دوسرے انسان پر کوئی امتیاز حاصل نہیں لیکن دنیا نے اس تعلیم کا کامل نمونہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دَور میں دیکھنا تھا جس کی اب ابتدا ہوئی ہے اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعے ذاتی جذبات کے نتیجہ میں نہیں۔ محض

اخوّت اور اسلامی برادری

کی وجہ سے ایک ملک کے رشتے دوسرے ملک میں ہونے لگے ہیں۔

ویسے تو دنیا میں ہزاروں لاکھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جو ایک ملک کے دوسرے ملک میں ہوتے ہیں مگر ان رشتوں کے پیچھے محض ذاتی جذبات ہوتے ہیں اس لئے وہ مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہوتے۔ ہمارے اس عزیز (رفیق چانن صاحب) کا رشتہ بھی انگلستان میں ہوا تھا لیکن وہ رشتہ محض جذبات کے نتیجہ میں قائم ہوا تھا اس لئے وہ مضبوط بنیاد پر قائم نہیں تھا کیونکہ جذبات عارضی چیزیں ہیں جب وہ تبدیل ہو گئے تو وہ رشتہ بھی ٹوٹ گیا۔ اب

ان کا دوسرا رشتہ

پاکستان میں ہو رہا ہے جو محض ذاتی جذبات کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اسلامی برادری کے تعلق اور اس کے پیچھے کام کرنے والی رُوح کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔

ایک طرف جہاں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی تعلیم کا یہ حصہ بھی عملی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ وہاں یہ بات بھی ہے کہ یہ رشتہ اور اس قسم کے دوسرے رشتے سابقون اور پائنیرز (Pioneers) کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے جن دو خاندانوں اور جن دو افراد کے درمیان یہ رشتہ قائم ہوا ہے ان پر بڑی بھاری ذمّہ داری عائد ہوتی ہے اور

ہمیں دُعا کرنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ میں جو محض جذبات کی بناء پر قائم نہیں ہوا بلکہ اسلام کی بناء پر قائم ہوا ہے برکت ڈالے اور اُسے کامیاب کرے تا ہمارے ان عزیزوں کو جہاں

دنیا کی راحتیں

ملیں وہاں کئی قسم کے ثواب بھی انہیں نصیب ہوں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی +

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

۹ ستمبر سے شروع ہوگا

انصار اللہ کی مجالس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ تربیت ۲ ستمبر کی بجائے ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ سے شروع ہوگا۔ اس ہفتہ کے لئے مندرجہ ذیل مضامین مقرر رہیں:-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے احمدی بنانا چاہتے ہیں۔
(۲) تربیتِ اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات۔
(۳) بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم۔
(۴) قرض کی ادائیگی کے متعلق اسلامی تاکید۔
(۵) خلافتِ احمدیہ اور جماعتی نظام کی پابندی کی ضرورت۔
(۶) مساجد کے آداب اور ان کی پابندی

تمام مجالس روزانہ ایک مضمون پر لیکچر کا اہتمام فرمائیں۔ انشاء اللہ مرکز سے ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا جائے گا جن میں ان مضامین کے نوٹس ہوں گے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

مجلس انصار اللہ کراچی کا چھٹا سالانہ اجتماع خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ۲۰ اور ۲۱۔ اگست ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ و اتوار بخیر وخوبی منعقد ہوا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

اجتماع میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ و ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے علاوہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی کوئٹہ سے اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ حیدر آباد سے تشریف لائے نیز آخری اجلاس کو یہ خصوصی شرف حاصل ہوا کہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و وکیل اعلےٰ تحریک جدید بنفسِ نفیس شریک ہوئے اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔

اجتماع کا افتتاح ۲۰۔ اگست کو شام کے ساڑھے چار بجے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا۔ تلاوت۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم مولانا صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ ازاں بعد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ کراچی مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے سالانہ کارگزاری کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد نماز عصر کا وقفہ ہوا اور پھر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اس کے بعد مکرم مولانا محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ نے حدیث شریف کا درس دیا۔ بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "نحن انصار اللہ" کے موضوع پر تقریر فرما کر احباب کو ان اہم امور کی طرف توجہ دلائی جن کی بجاآوری حقیقی معنوں میں انہیں انصار اللہ بنا سکتی ہے۔ ازاں بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس دیا۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد دوسرا اجلاس مکرم میجر شمیم احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ کی تقریر ہوئی موضوع تھا "قرآن کریم کے علوم و برکات" ازاں بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے سیرت مصلح موعود کے عنوان پر تقریر فرمائی اور اس کے بعد مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا درس دیا۔ آخر میں صاحبِ صدر نے اعلان کیا کہ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے آج شام قرآن کریم کا جو درس دیا ہے اس سے متاثر ہو کر ایک غیر از جماعت دوست نے مکرم مولوی صاحب کو ایک کتاب تحفے کے طور پر پیش کی ہے۔ انہوں نے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان صاحب کو جو خدا کے فضل سے اکثر جماعت کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور پہلے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

اجتماع کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس ۲۱ر اگست بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ذکرِ حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے مختلف واقعات سنا کر احباب کے لئے روحانی مائدہ فراہم کیا۔ ازاں بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "واٰخرین منھم" کے موضوع پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی اس کے بعد مکرم چوہدری اللہ داد صاحب نے ملفوظات کا درس دیا اس کے بعد تقریری مقابلہ ہوا جس میں تین انصار اور تین خدام نے حصہ لیا۔ بابو فتح محمد صاحب شرما اوّل اور چوہدری کرم دین صاحب دوم آئے۔ خدام میں سے اقبال احمد صاحب راجن پوری اوّل اور عبد الرب صاحب انور اور چوہدری ناصر احمد صاحب دوم قرار دیئے گئے۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کی تقریر ہوئی۔ عنوان تھا "تعلق باللہ" ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "قرآن کریم اور غلبۂ اسلام" کے موضوع پر دلنشین انداز میں تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ملفوظات کا درس دیا۔ اس کے بعد مکرم محمد شفیع خان صاحب زعیم اعلےٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے سب مہمانوں اور احباب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے احباب سے خطاب فرمایا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور اجتماع بخیر و خوبی ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔

خدا کے فضل سے دونوں دن حاضری اچھی رہی۔ مستورات بھی دونوں دن تقاریر سننے آتی رہیں۔

آخر میں سب احباب سے درخواست ہے کہ وہ مجلس کراچی کے کارکنوں اور ارا کین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
آفتاب احمد بسمل
منتظم عمومی مجلس انصار اللہ
کراچی

قطعات

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

(صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب)

لو آج ابنِ مہدیٔ مسعود چل دیا
محبوب میرا، وہ مرا محمود چل دیا
اہلِ وفا کو عشق کی راہوں پہ ڈال کر
وہ رہنما، وہ مصلح موعود چل دیا

رفتارِ وقت روکتے رکتی بھی ہے کبھی؟
ناداں تھا دل جو ایسے گماں سے بہل گیا
سوئے ہوئے تھے چین سے غفلت کی نیند میں
آنکھیں کھلیں تو دیکھا کہ سورج بھی ڈھل گیا

یوسف بھی دیکھ کے ہو خجل ایسا حسن تھا
وہ رنگ، وہ نکھار، وہ چہرے کے خد وخال
معصومیت بلا کی، تبسّم کی جھلکیاں
آنکھوں کی دلکشی، لب و رخسار کا جمال

گزرا ہے وقت کب ہمیں احساس ہی نہیں
بچّے بڑھے، جوانوں کا ڈھلنے لگا شباب
آواز آئی یہ تو سبھی چونک سے گئے
نکلا وہ چاند چرخ پہ ڈوبا وہ آفتاب

محمود نام ہے ترا، ہر کام خیر ہے
ہر فعل، ہر عمل، ترا ہر گام خیر ہے
تیری تمام زندگی تقویٰ کی ہے مثال
آغاز خیر تھا ترا انجام خیر ہے

وفضلِ عمرؓ کے عہد کی وہ قیمتی کتاب
جس کا خدا نے آپ ہی لکھا تھا انتساب
اک عمر جس کو پڑھ کے مسرّت ملی ہمیں
لو آج ختم ہو گیا وہ زرنگار باب

اے جانے والے تیرے تصوّر میں رات دن
قلبِ حزیں سے آتی ہے بس ایک ہی صدا
تیرا فراق ہم کو گوارا نہ تھا مگر
"ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا"

حضرت چوہدری نعمت خانصاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(از مکرم قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

حضرت چوہدری نعمت اللہ خانصاحب کو دہلی میں بطور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مقرر ہونے میں کچھ رکاوٹ تھی جس کی تفصیل ایک بزرگ نے یہ بتائی کہ غالباً ۱۹۳۱ء یا ۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے کہ چوہدری نعمت خانصاحب کرنال میں اے ڈی ایم کے طور سے تعینات تھے۔

کانگرس کی تحریک ان ایام میں زوروں پر تھی اور کانگریسیوں کے مقدمات عام طور سے اے ڈی ۔ ایم کی عدالت میں پیش ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ پولیس نے ایک کانگریسی کا مقدمہ چوہدری نعمت خانصاحب کی عدالت میں پیش کر دیا۔ اُن دنوں ضلع کرنال کا ڈپٹی کمشنر ایک انگریز تھا۔ مقدمہ کی کارروائی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ اس انگریز ڈپٹی کمشنر نے چوہدری نعمت خانصاحب کو لکھا کہ یہ گورنمنٹ کا مقدمہ ہے اور ایک کانگریسی کے خلاف ہے آپ اس مقدمہ میں ملزم کو ضرور سزا دیں۔

چوہدری صاحب شہادت ریکارڈ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ ملزم کے خلاف مقدمہ پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچا اور شہادت ملزم کو سزا دینے کے واسطے کافی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت چوہدری صاحب نے اس کیس کا فیصلہ کرتے ہوئے ملزم کو بری کر دیا۔

فیصلہ لکھنے کے بعد آپ نے یہ بھی لکھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجھے چٹھی لکھی ہے کہ اس مقدمہ میں ملزم کو ضرور سزا دی جاوے مگر چونکہ مقدمہ ثابت نہیں ہوا اور میری رائے میں ملزم بے گناہ ہے اسلئے اس کو بری کر دیا گیا ہے۔ اور میں اس چٹھی کی وقعت کچھ نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے اپنی عدالت کا اختیار ہے ڈپٹی کمشنر صاحب کو یہ اختیار نہیں ہے کہ میرے عدالتی کام میں دخل دیں۔

یہ لکھکر چوہدری صاحب نے وہ چٹھی شامل مسل کر دی۔ وہ چونکہ سیاسی مقدمات تھے ان کی روزانہ رپورٹ پنجاب گورنمنٹ کو جاتی تھی۔ جب گورنمنٹ کو رپورٹ ملی اس مقدمہ کا فیصلہ اس طرح ہوا ہے تو گورنمنٹ نے چوہدری صاحب کی نسبت تو یہ ایکشن لیا کہ ان کی نسبت لکھ دیا کہ انہیں مستقل سیشن جج کبھی نہ بنایا جاوے۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ سے تعاون نہیں کرتے۔ اور اس ڈپٹی کمشنر کو بلا کر بہت جھاڑا اور اس سے کہا گیا کہ اس نے چوہدری صاحب کو چٹھی کیوں لکھی تھی وہ زبانی بھی چوہدری صاحب کو کہہ سکتا تھا اُس انگریز کو قبل از وقت ریٹائر کر دیا گیا اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت چوہدری صاحب انصاف کے معاملہ میں کسی کا اثر یا دباؤ قبول نہیں فرماتے تھے اور بڑے بلند کردار کے مالک تھے۔ صرف انصاف ہی مدنظر ہوتا تھا۔ گورنمنٹ کے یہ ریمارک عرصہ تک حضرت چوہدری صاحب کی ترقی میں حائل رہے مگر بالآخر سب ٹھیک ہوگیا اور حضرت چوہدری نعمت خاں صاحب دہلی کے مستقل ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے دہلی میں مجھے حضرت چوہدری صاحب کو بہت نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔

حضرت چوہدری نعمت خاں صاحب میں سیشن ججوں والی کوئی اکڑ فوں نہ تھی سادگی کی انتہا تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نفسانیت پر توموت آئی ہوئی ہے۔ خوبصورت داڑھی کشادہ پیشانی۔ جب تک دہلی میں رہے میں نے ایک ہی پرانی اچکن اور ایک کریپ سوں کا سفید بوٹ زیب تن دیکھا۔

جب مقدمہ کی بحث ہوتی تھی۔ تو چوہدری صاحب نہایت خاموشی سے ہمہ تن گوش ہوکر بحث سماعت فرماتے تھے کبھی وکیل کو ٹوکتے نہیں تھے۔ نہ ان سے یہ کہتے تھے کہ بس بحث ختم کرو خاموشی سے سنتے رہتے تھے جب بحث ختم ہو جاتی تھی تو اسی وقت فیصلہ لکھوا دیتے تھے کمال کا حافظہ تھا میں نے دیکھا حکم میں کوئی بات ایسی نہیں ہوتی تھی کہ وہ ضروری ہو اور چوہدری صاحب نے اس کا اپنے فیصلہ میں ذکر نہ کیا ہو اور جب ملزم کی بریت کا فتویٰ دیتے تھے تو میں نے بارہا ان کے یہ الفاظ سنے

"جاتو بری ہو گیا ہے"

چوہدری صاحب کے منہ سے میں نے کبھی یہ الفاظ نہ سنے کہ "میں تم کو بری کرتا ہوں" حکم سناتے وقت کبھی اپنی نفسانیت کو بیچ میں نہیں لائے۔ سبحان اللہ کیا کردار ہے۔ اس فرشتہ سیرت بزرگ کے فیصلوں میں رحم کا پہلو غالب ہوتا تھا۔ اس کے لئے ایک کیس کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

ایک دفعہ ایک پولیس کنسٹبل نے ایک لڑائی کے دوران میں ایک شخص کو چاقو مار دیا۔ مجسٹریٹ نے اسے دو سال قید بامشقت کی سزا دیدی۔ اپیل حضرت چوہدری صاحب کے پاس پیش ہوئی۔ حضرت چوہدری صاحب نے کنسٹبل کے وکیل کی بحث سنکر فرمایا کہ یہ ایک معمولی کنسٹیبل ہے دو سال سے اس کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ نوکری سے گیا ہے کافی خرچ ہوا ہے۔ اسے کافی سزا مل چکی ہے لہٰذا اسے بری کر دیا جاتا ہے۔ سرکاری وکیل بہت شور مچاتا رہا مگر چوہدری صاحب نے اس کی ایک نہ سنی۔ میں بھی مدعی کی طرف سے وکیل تھا۔ اُس کنسٹیبل کے خلاف تھا۔

اللہ اللہ کیا شان تھی اس بزرگ کی۔ ایسے قابل، فرشتہ سیرت اور بے لوث فیصلے کرنے والے بہت کم جج دیکھنے میں آتے ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا اثر ہے کہ ایسے بلند کردار کے لوگ حضور کی جماعت میں پیدا ہوئے۔

بیرون عدالت بھی میں حضرت چوہدری نعمت خاں صاحب کے کردار کو بغور مطالعہ کرتا رہا۔ جب کبھی جمعہ کی نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لاتے تو نماز کے بعد ادھر اُدھر غور سے دیکھتے۔ اکثر مسلمان نوجوان دہلی میں ملازمت کی تلاش میں آتے تھے اور غیر مسلموں کے غلبہ کی وجہ سے انہیں حصول ملازمت میں بہت دقت پیش آتی تھی۔ چوہدری صاحب فوراً ان کو پہچان لیتے تھے ایسے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر دریافت فرماتے تھے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ بیشتر اس کے کہ وہ کہے کہ روزگار کی تلاش میں آیا ہوں چوہدری صاحب خود ہی فرماتے کیا آپ کوئی نوکری کریں گے" جب وہ کہتا کہ ہاں کروں گا تو چوہدری صاحب فرما دیتے کہ اچھا کل سیشن کورٹ میں آجانا اور درخواست ٹائپ کرا کے لے آنا جب وہ اگلے دن عدالت میں آجاتا تو اسکو حتی الامکان کسی جگہ لگانے کی کوشش فرماتے میں نے کئی اس قسم کے واقعات دیکھے جس سے میرا یہی تاثر ہے کہ قابل جج ہونے کے علاوہ ان میں قومی ہمدردی کا جذبہ بہت تھا اور کسی بے کس کی امداد کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

حضرت چوہدری صاحب کی قابلیت اور بلند اخلاق سے غیر مسلم وکیل صاحبان بھی بہت متاثر تھے۔ چنانچہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب حضرت چوہدری صاحب ریٹائر ہو کر واپس اپنے وطن جانے لگے تو احمدی احباب کے علاوہ بہت سے چوٹی کے ہندو وکیل بھی آپ کو سٹیشن پر الوداع کہنے آئے تھے میں نے ایک وکیل سے پوچھا کہ کیا بات ہے تو یہ بزرگ ہیں ہمارا تو فرض تھا آپ کیسے تشریف لائے تو اس نے بے ساختہ کہا کہ اصلی بات یہ ہے کہ مجھ پر چوہدری صاحب کی قابلیت اور انصاف پسندی کا بہت اثر ہے۔

اس نے کہا آپ کو علم ہے کہ میں دہلی میں چوٹی کا فوجداری وکیل ہوں۔ بعض مقدمات میں چوہدری صاحب نے میرے موکل کے خلاف بھی فیصلہ کیا مگر مجھے شکایت نہیں ہے کیونکہ میں دل میں سمجھتا تھا کہ چوہدری صاحب نے جو فیصلہ کیا وہ ٹھیک تھا یہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بزرگ کے جنت میں درجات بلند کرے۔ آمین

ولادت

خاکسار کو مورخہ ۲۲-۶۶ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بہاری صحابی کا پوتا اور نور محمد صاحب مرحوم آف جوڑیالہ کا نواسہ ہے

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے اور زچہ کو مکمل صحت عطا کرے آمین ثم آمین۔

خاکسار لطف الرحمٰن ناز

پٹواری تحصیل پشین بلوچستان کوئٹہ

ضرورت ڈرائیور

کار کے لئے ایک احمدی ڈرائیور کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ طے کیا جائے گا۔ ضرورت مند اصحاب مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر رجوع فرمائیں۔ سابقہ فوجی ڈرائیور کو ترجیح دی جائے گی۔

کلوریے ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۰

وقفِ عارضی کے واقفین کی تیسری فہرست

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد

ذیل میں وقفِ عارضی کے واقفین کے تیسرے گروہ کے اسماء گرامی بغرض تحریکِ دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ پہلی دو فہرستیں الفضل ۳ر جون اور ۱۷ جولائی میں شائع ہو چکی ہیں ان فہرستوں کے بعد ۱۵ راگست تک کے وہ واقفین جو اپنے اپنے مقررہ مقام پر پہنچ کر تعلیم قرآن پاک اور تربیتِ جماعت کا فریضہ ادا کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں ان کے نام اس تیسری فہرست میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

تحریکِ وقفِ عارضی میں شمولیت کے لئے دو ہفتے کم از کم وقف کرنا لازمی ہے زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس تحریک میں پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ احباب کو بکثرت وقفِ عارضی میں شامل ہونا چاہیئے۔ وقف کی ہر درخواست حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں براہ راست بھیجی جا سکتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وقفِ عارضی کے واقفین کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ۔ پاکستان)

نمبر شمار — نام

۸۶ - مکرم صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب — ربوہ
۸۷ - مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس — راولپنڈی
۸۸ - " عبدالشکور صاحب ایم اے — "
۸۹ - " عبدالرحیم صاحب لاٹھور — پشاور
۹۰ - " ماسٹر عبدالمجید صاحب — گھوئینگی
۹۱ - " عبدالغفور صاحب — سرشمیر روڈ
۹۲ - مکرم ملک محمد سلیم صاحب — ربوہ
۹۳ - " ماسٹر فقیر محمد صاحب — چک ۱۹۶ گ۔ب
۹۴ - محترمہ رحمت بی بی صاحبہ
اہلیہ ماسٹر فقیر محمد صاحب — "
۹۵ - مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب — ملتان
۹۶ - مکرم رانا منصور احمد صاحب — ربوہ
۹۷ - " سید خادم حسین صاحب — گھٹیالیاں
۹۸ - " عبدالحنان صاحب عامل — کنری
۹۹ - " مقصود احمد صاحب — بھاگکے
۱۰۰ - " محمد نواز صاحب مومن — ربوہ
۱۰۱ - مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد نواز صاحب مومن — "
۱۰۲ - مکرم بشیر احمد صاحب — بھاگکے
۱۰۳ - " رشید احمد صاحب ثمر — ننکانہ صاحب
۱۰۴ - " اقبال احمد صاحب — "
۱۰۵ - " چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے — سرگودھا
۱۰۶ - " محمد اسلم صاحب شاد ایم اے — ربوہ
۱۰۷ - " مرزا محمد فاضل صاحب — کوئٹہ
۱۰۸ - " عبدالرحمٰن خان صاحب — "
۱۰۹ - " چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار — "
۱۱۰ - " سید محمد سعید صاحب — کراچی
۱۱۱ - " ساجد نسیم صاحب — راولپنڈی
۱۱۲ - " راجہ منیر احمد صاحب — گھوٹکی
۱۱۳ - " چوہدری غلام احمد صاحب بسرا — چک ۹۹ شمالی
۱۱۴ - " چوہدری منصور احمد صاحب — چک ۹۹ شمالی
۱۱۵ - " نصر منشا احمد صاحب ناصر — چک ۹۹ لمراد
۱۱۶ - " محمود خان صاحب — چک ۱۶۸ مراد

نمبر شمار — نام

۱۱۷ - مکرم عبدالستار صاحب — چک پنیار ۹
۱۱۸ - " عبدالجبار صاحب — ربوہ
۱۱۹ - " چوہدری انور حسین صاحب ایم اے — "
۱۲۰ - " چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے — "
۱۲۱ - " قاضی محمد بشیر صاحب ایم اے — گھٹیالیاں
۱۲۲ - " شاہ منور صاحب — دارڈہ
۱۲۳ - " سید افتخار حسین شاہ صاحب ایم اے — گھٹیالیاں
۱۲۴ - " چوہدری عصمت اللہ صاحب — نوان کوٹ
۱۲۵ - " یو۔ اے مخدوم صاحب — اسلام آباد
۱۲۶ - " چوہدری عبداللطیف صاحب — شاہ کوٹ
۱۲۷ - " شیخ محمد علی صاحب — چوہڑکانہ منڈی
۱۲۸ - " انور سعید صاحب — لاہور
۱۲۹ - " سردار رفیق احمد صاحب — چوہڑکانہ منڈی
۱۳۰ - " مبارک احمد صاحب طاہر — ربوہ
۱۳۱ - " عبدالستار صاحب — "
۱۳۲ - " مولوی خلیل الرحمٰن صاحب — پشاور
۱۳۳ - " نعیم احمد ۔ ۔ موان — سرگودھا
۱۳۴ - " ملک مسعود احمد صاحب خالد — "
۱۳۵ - " چوہدری ثناء اللہ صاحب — بیدادپور
۱۳۶ - " حکیم احمد دین صاحب — سیدوالا
۱۳۷ - " ماسٹر فضل کریم صاحب — کوٹ رحمت خان
۱۳۸ - " مولوی عبدالحق صاحب — کالیہ
۱۳۹ - " محمد شفیع صاحب سلیم — چوہدری والا کینٹ
۱۴۰ - " منشی محمد دین صاحب — چونڈا سکھ
۱۴۱ - " محمد یامین صاحب — ربوہ
۱۴۲ - " احمد خان صاحب — منگلا
۱۴۳ - " صوفی محمد رفیع صاحب — سکھر
۱۴۴ - " قریشی عبدالرحمٰن صاحب — "
۱۴۵ - " غلام قادر صاحب — ربوہ
۱۴۶ - " انیس احمد صاحب — لاہور
۱۴۷ - " چوہدری نذیر احمد صاحب — چک ۵۴ جنوبی
۱۴۸ - " عبدالغفار خاں صاحب — پشاور

نمبر شمار — نام

۱۴۹ - مکرم ملک جلال الدین صاحب — بدین
۱۵۰ - " میر غلام محمد صاحب — "
۱۵۱ - " صدیق احمد صاحب منور — ربوہ
۱۵۲ - " عبدالشکور صاحب سجاد — "
۱۵۳ - " چوہدری غلام سرور صاحب — نوان کوٹ
۱۵۴ - " صوفی عبدالحق صاحب — چک ۶۶ ج ب لائلپور
۱۵۵ - " چوہدری نواب الدین صاحب — حیات آباد
۱۵۶ - " ملک محمد مالک صاحب — بھاگکے
۱۵۷ - " خان خورشید خان صاحب — پشاور
۱۵۸ - " حکیم عبدالرحیم صاحب — کوٹلی
۱۵۹ - " سید تبسم حسین صاحب بی اے — لاہور
۱۶۰ - " مستری نور محمد صاحب — ربوہ
۱۶۱ - " ماسٹر صدیق احمد صاحب — گھٹیالیاں
۱۶۲ - " قریشی محمد عبداللہ صاحب — ربوہ
۱۶۳ - " محمد مالک صاحب — گوجرانوالہ
۱۶۴ - " چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
ایڈووکیٹ — گوجرانوالہ
۱۶۵ - " مرزا رشید احمد صاحب — لاہور
۱۶۶ - " سید محمد شفیق صاحب — ربوہ
۱۶۷ - " محمود احمد خان صاحب — "
۱۶۸ - " بشیر الدین صاحب کامل — بہاولپور
۱۶۹ - " مبشر احمد صاحب کاہلوں — چک ۳۱ شمالی
۱۷۰ - " مولوی صدر الدین صاحب — کراچی
۱۷۱ - " ملک لطافت الرحمٰن صاحب — کراچی
۱۷۲ - " ابن السلام صاحب — کوٹلی میرپور
۱۷۳ - " احسان الحق صاحب
۱۷۴ - " محمد حسین صاحب — گوئی آزاد کشمیر
۱۷۵ - " منصور احمد صاحب بشیر — جامعہ جدید ربوہ
۱۷۶ - " عبدالعزیز صاحب طاہر — "
۱۷۷ - " سید اکبر علی شاہ صاحب — منڈی بہاؤالدین
۱۷۸ - " سردار لطیف احمد صاحب — حافظ آباد
۱۷۹ - " مظفر احمد صاحب — ظفروال
۱۸۰ - " ارشاد علی خان صاحب — لاہور
۱۸۱ - " حاجی محمد عیسیٰ صاحب — کالیہ
۱۸۲ - " ملک محمد موسیٰ صاحب — "
۱۸۳ - " حبیب احمد صاحب آئینہ — شیخوپورہ
۱۸۴ - " مرزا عبدالحق صاحب
ایڈووکیٹ — سرگودھا
۱۸۵ - " حاجی قمر الدین صاحب — قمر آباد نوابشاہ
۱۸۶ - " چوہدری عبدالمنان صاحب — بوریوالہ
۱۸۷ - " چوہدری نذیر احمد صاحب
ایم۔ ایس۔ سی — ملتان
۱۸۸ - " عبدالقادر صاحب بھٹی — راولپنڈی
۱۸۹ - " چوہدری محمد دین صاحب — نواں کوٹ شریف
۱۹۰ - " بشارت احمد صاحب — "
۱۹۱ - " محمد احمد صاحب — لائلپور
۱۹۲ - " شیخ محمد صدیق صاحب — قبولہ
۱۹۳ - " مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری — ربوہ
۱۹۴ - " عطاء اللہ صاحب فاضل — ربوہ
۱۹۵ - " مولوی مبارک احمد صاحب — ترگڑی

نام

۱۹۶ - مکرم ملک محمد دین صاحب — ترگڑی
۱۹۷ - " خواجہ عبدالکریم صاحب — ربوہ
۱۹۸ - " ماسٹر غلام احمد صاحب — "
۱۹۹ - " ماسٹر ظہور احمد صاحب — "
۲۰۰ - " حکیم محمد اسمٰعیل صاحب — نوابشاہ
۲۰۱ - " محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ — چنیوٹ
۲۰۲ - " عبدالغنی صاحب زاہد — ربوہ
۲۰۳ - " ماسٹر عبدالرب صاحب — "
۲۰۴ - " ماسٹر عبدالرشید صاحب — "
۲۰۵ - " چوہدری غلام رسول صاحب
سیکنڈ ماسٹر — "
۲۰۶ - " محمد یونس خاں صاحب بی اے — "
۲۰۷ - " ماسٹر احمد علی صاحب — "
۲۰۸ - " مولوی محمد حسین صاحب — "
۲۰۹ - " مستری ابراہیم صاحب — دسن کے
۲۱۰ - " بشیر احمد صاحب — لاہور
۲۱۱ - " ماسٹر نذیر احمد صاحب — ربوہ
۲۱۲ - " عبدالوہاب صاحب — جاکے
۲۱۳ - " عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے — ربوہ
۲۱۴ - " محمد شفقت صاحب — سوہاوہ ڈھلوان
۲۱۵ - " نذیر احمد صاحب مبشر — ربوہ
۲۱۶ - " محمد شریف صاحب ایم اے — مظفر گڑھ
۲۱۷ - " جناب الدین صاحب — شیخوپورہ
۲۱۸ - " حبیب اللہ صاحب — قبولہ

اعلاناتِ نکاح

۱ - مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے میرے لڑکے عزیزم محمد امین صاحب خالد کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر چوہدری نور احمد صاحب آف $\frac{101}{9-L}$ ضلع منٹگمری کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک منٹگمری میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار:۔ چوہدری محمد یعقوب سابق خوشنویس روزنامہ الفضل مقیم کھرڑیانوالہ۔ ضلع لائلپور

۲ - میرے لڑکے عزیزم اظہر احمد صاحب ڈسپنسر مقیم طاہر بنگلہ ضلع منٹگمری کا نکاح عزیزہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب سابق خوشنویس روزنامہ الفضل مقیم کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور کے ساتھ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۵ راگست کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک منٹگمری میں مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار:۔ چوہدری علی محمد ریٹائرڈ گورنمنٹ مینٹل ہسپتال مکان ۶۲ لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۶۷۔

میں شجر احمد فاروقی ولد حکیم ظفر احمد قوم شیخ فاروقی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال ۱۱ ماہ پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس ماہوار جیب خرچ پر ہے جو مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ جو اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج کی تاریخ سے جاری خیال فرمائی جائے

العبد شجر احمد فاروقی۔ زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ گوالمنڈی کوئٹہ

گواہ شد: حکیم ظفر احمد ولد طبیب عبدالحکیم صاحب والد موصی

گواہ شد: عبدالوحید خان موصی نمبر ۹۷۱۱ پسر ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب اسلام آباد۔

مسل ۱۸۳۶۸

میں امۃ الرشید بخاری بنت سید محمود احمد شاہ۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ دس روپے ماہوار میرے والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد یا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ہوئی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ امۃ الرشید بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سید محمود احمد شاہ ہیڈ کلرک اریگیشن آفس کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ امۃ الرشید صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ گوالمنڈی ۲۶ نہال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی کوئٹہ

مسل ۱۸۳۶۹

میں امۃ الکریم بخاری بنت سید محمود احمد شاہ قوم سید بخاری پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مبلغ دس روپے ماہوار مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد یا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ہوئی تو اس کی بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الکریم بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمود احمد شاہ ہیڈ کلرک اریگیشن آفس کوئٹہ

گواہ شد:۔ امۃ الرشید صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ گوالمنڈی ۲۶ نہال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی کوئٹہ

مسل ۱۸۳۷۰

میں عبدالرحمن ولد چوہدری عبدالحمید صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ وکالت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۔ مئی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تقریباً مبلغ سات سو روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اگر میں کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: عبدالرحمن ایڈووکیٹ گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد شفیع کلرک ڈی۔ سی آفس گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ پیر محمد ولد چوہدری کرم الٰہی ہیڈ کلرک ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۸۳۷۰

میں ماسٹر علم دین انبالوی ولد محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۶۶/۳/۱۰ ساکن حضرت کیلیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد صاحب حیات ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمدن بصورت تنخواہ ۱۴۰/- روپے پر ہے اس کے علاوہ میری آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو سکے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ماہوار آمدن کی کمی بیشی کی صورت میں میں اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت آج مورخہ ۶۶/۴/۱ سے ہی منظور فرمائی جائے۔

العبد: علم دین ولد محمد اسمٰعیل سکنہ حضرت کیلیانوالہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ غلام رسول سکنہ سید نگر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اکالگڑھ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ مولوی عنایت اللہ کھاریاں۔ پنشنر

مسل نمبر ۱۸۳۷۱:۔

میں حامدہ مالک بنت چوہدری محمد مالک قوم جٹ چندھڑ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد بفضل خدا حیات ہیں۔ البتہ میرے پاس ۱/۲ ۱ تولہ سونے کے زیورات ہیں جن کی اندازاً قیمت دو صد روپیہ ہے۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نیز مجھے مبلغ بیس روپیہ والد صاحب سے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میں ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری وصیت آج مورخہ ۶۶/۵/۸ سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حامدہ مالک ۱۳ ۔ اے سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد مالک والد موصیہ وصیت نمبر ۵۷۰۷

گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد نائب امیر گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۸۳۷۲:۔

میں رضوانہ مالک بنت چوہدری محمد مالک قوم جٹ چندھڑ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ۔ ڈاک خانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس مبلغ پچاس روپے کے زیورات ہیں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نیز مجھے ۲۰ روپے والد صاحب سے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میں ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔

میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ رضوانہ مالک A - 32 سٹلائٹ ٹاؤن۔ گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ محمد مالک والد موصیہ وصیت ۵۷۰۷

گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد۔ نائب امیر۔ گوجرانوالہ

الفضل
میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے، سالانہ چندہ صرف چھ روپے

مسلمانوں اور کافروں کے طریقِ عبادت میں ایک بیّن فرق!

مسلمان بصیرۃ کا عادی ہے وہ کافروں کی بے بصیرت عبادت نہیں کر سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الکٰفرون کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں اور کافروں کا طریق عبادت بالکل مختلف ہے مسلمانوں کے طریق عبادت میں دلی بشاشت قائم رہتی ہے۔ کیونکہ ان کی شریعت کے تمام احکام حکمت پر مبنی ہیں۔ اور ان کے اندر معقولیت پائی جاتی ہے پس ان حکمتوں اور معقولیت کی بناء پر مسلمانوں کی عبادت کافروں اور مشرکوں کی دہمی عبادت کی طرح نہیں ہو سکتی۔ گویا دونوں فریق بالطبع ایک دوسرے کے طریق کو اختیار نہیں کر سکتے مسلم بصیرۃ کا عادی ہے وہ بے بصیرۃ عبادت کس طرح کر سکتا ہے اور کافر بے بصیرۃ عبادت کا عادی ہے۔ وہ بصیرۃ والی عبادت کس طرح کر سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جو شخص اس عقیدہ پر قائم ہو کہ اِنْ تَکْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ (ابراھیم ع۱) یعنی خدا تعالیٰ انسانوں کی فرمانبرداری کا محتاج نہیں۔ بلکہ وہی احکام اس نے نازل کئے ہیں جو لوگوں کے لئے انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر مفید ہیں۔ اور پھر جو شرک کو وجود باری کے منافی جانتا ہو وہ ان لوگوں کے ساتھ کیونکر عبادت میں متحد ہو سکتا ہے جن کے اوّل تو کوئی اصول ہی نہیں اور اگر کوئی اصول ہیں تو اُن کا اپنا اختراع ہیں

غرض اللہ تعالیٰ نے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی زمانے میں کفر کے سامنے جھکیں نہیں بلکہ ان کی طرف سے پورے زور سے یہ اعلان ہونا چاہیئے کہ

یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ

اے منکرو! تم جو امیدیں لگائے بیٹھے ہو کہ مسلمانوں کو اپنے ادیان کی طرف مائل کر لو گے۔ یہ غلط امیدیں ہیں تم ہماری طرف سے کلیتًا مایوس ہو جاؤ۔ ہم تمہارے طریقِ عبادت کو کبھی اختیار نہیں کر سکتے یعنی تم جن اصول پر عبادت کرتے ہو ہم ان اصول پر عبادت کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس اعلان کی وجہ

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

میں بتادی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس طرح اطاعت کے طریق کو پیش کیا ہے تم اس کے منکر ہو۔ حالانکہ اس پر عمل کرنے سے بشاشت قلب قائم رہتی ہے اور صحیح الفکر انسان کا دل خود یہ چاہتا ہے کہ وہ ان پیش کردہ طریقوں پر گامزن ہو کیونکہ احکام کے ساتھ ساتھ ان کی علّت اور وجہ بھی بتادی گئی ہے اور یہ بتادیا گیا ہے کہ ان احکام پر چلنے والے کو خدا تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کون کون سے قومی اور ملّی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں اس کے مقابل پر دوسرے مذاہب کے متبعین کے پاس جو احکام عبادت ہیں۔ ان کی تعمیل میں نہ تو بشاشت قلب قائم رہ سکتی ہے اور نہ انسان خوشی خوشی ان کو اختیار کر سکتا ہے کیونکہ ان احکام کی علّت اور وجہ نہیں بتائی گئی اور نہ یہ بتایا گیا ہے کہ ان احکام پر چلنے والوں کو قومی یا ملّی طور پر کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور جب یہ باتیں احکام میں نہ ہوں۔ تو ایک عقل اور فکر سے کام لینے والا انسان ان احکام عبادت کو کیسے اختیار کر سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ عقل اور قوت فکر کو جواب دے دے۔ پس ایک مسلمان اعلیٰ درجہ کے احکام عبادت کی موجودگی میں غیر معقول احکام کو کیسے اختیار کر سکتا ہے اور اپنے بہترین دین کو چھوڑ کر ناقص ادیان کی اتباع کا خیال بھی ذہن میں کیسے لا سکتا ہے اور اسی بات کو

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

میں پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر)

اعلان

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۹/۲۲ کو کھلے گا انشاء اللہ۔

(ہیڈ مسٹریس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ۔ بقیہ صفحہ اوّل

ملائکہ کا جو نزول ہوا ہے اس کا اثر دنیا عنقریب دیکھنا شروع کر دے گی۔ چنانچہ آج دنیا اس کا اثر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہی ہے جس کا ایک بیّن ثبوت یہ ہے کہ عیسائیت ہر طرف شکست پر شکست کھا رہی ہے اور اس کے بالمقابل ہر جگہ فتح یاب ہو رہا ہے۔ اس کے ثبوت میں حضور نے مغربی افریقہ کے ایک عیسائی رسالہ کی حالیہ اشاعت کا ایک حوالہ پیش کیا جس میں صاف اور واضح الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ افریقہ میں عیسائیت اسلام کے بالمقابل سراسر ناکام رہی ہے اور یہ کہ اب افریقہ میں عیسائیت کو سہارا دینے کے لئے نئی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہیں۔ ان نئی تدابیر میں سے ایک نئی تدبیر اخبار مذکور نے یہ لکھی ہے کہ چرچ کو اہل افریقہ کو یہ اجازت دے دینی چاہیئے کہ وہ مروجہ عیسائی عقائد میں اپنی مرضی کے مطابق تبدیلی کر لیں۔ جب تک یہ تدبیر اختیار نہیں کی جائے گی وہاں عیسائیت کا وجود برقرار رہنا ناممکن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خود عیسائیوں سے ان کی اپنی شکست کا یہ اعتراف لکھوا کر اس امر کا ایک اور ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو باتیں لکھی تھیں وہی سچی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترے ہوئے ہیں اور اپنے کام میں مصروف ہیں وہ کبھی عیسائیوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ کبھی ان کی قلموں پر تصرف کر کے ان سے عیسائیت کی شکست کے اعتراف پر مبنی تحریرات لکھوا دیتے ہیں اور کبھی ان کے دلوں میں تبدیلی پیدا کر کے انہیں حق کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ الغرض ہر طرف اسلام کی صداقت کے نشان اور اس کے موعود غلبہ کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم ان فرائض کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کریں جو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ہم پر عاید ہوتے ہیں اگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اقوام عالم کے دلوں کو بدلنے میں مصروف ہیں ہم اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کر دکھائیں گے تو اسلام بہت جلد دنیا میں غالب آجائے گا۔

اس پر اثر خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا دعا سے فارغ ہونے کے بعد اجلاس میں شرکت کی غرض سے آئے ہوئے جملہ احباب نے حضور کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ اس اجلاس میں نہ صرف ربوہ کے مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بلکہ سرگودھا لائل پور اور دیگر قریبی مقامات کے بعض احباب نے بھی اس موقع پر ربوہ آکر اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

نظارت بیت المال کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے امیدوار کے لئے حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس ہے۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہونی چاہیئے۔

ابتدائی تنخواہ ۔/۹۰ روپے ماہوار ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا تسلی بخش کام کی صورت میں 90-4-130/5-160/6-220 کے گریڈ میں مستقل ہو سکے گا خواہش مند احباب مورخہ ۶۶/۹/۴ کو بوقت ۹ بجے صبح انٹرویو کے لئے نظارت بیت المال میں پہنچ جائیں۔ سرٹیفکیٹ اور مقامی امراء یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل
۵۲۵۴